قسط (۲)

مرتب: مولانا حافظ محمد عرفان الحق اظہار حقانی
مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

ماخوذ از خودنوشت ڈائری ۱۹۵۳ء

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری میں معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ و اقارب، اہل محلہ و گرد و پیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپ کی اولین ڈائری ۱۲ برس کی عمر میں ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں۔........... (مرتب)

امام ابو حنیفہ کا اپنے تلامذہ کو زرین نصائح

عہدہ قاضی اور جج کی ذمہ داری اور سنہری ہدایات: اور تم میں سے کسی کو قضا کی ذمہ داریوں میں مبتلا ہونے پر اگر مجبور ہی ہونا پڑے تو میں یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ایسی کمزوریاں جو مخلوق کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوں، جان بوجھ کر (اپنے فیصلوں میں) جو ان کا ارتکاب کرے گا اس کو معلوم ہونا چاہیے کہ ایسے آدمی کا فیصلہ جائز نہ ہوگا۔ اور نہ قضا کی ملازمت اس کی حلال ہوگی۔ جو تنخواہ اس کو ملے وہ اس کی پاک آمدنی نہ ہوگی۔ قضا کا عہدہ اس وقت تک صحیح اور درست رہتا ہے جب تک کہ قاضی کا ظاہر و باطن ایک ہو۔ اسی قضا کی تنخواہ حلال ہے۔ بہرحال ضرورت کو دیکھ کر اس عہدے کی ذمہ داریوں کو تم میں سے جو قبول کرے میں اسے وصیت کرتا ہوں کہ خدا کی تمام مخلوق اور اپنے درمیان روک ٹوک کی چیزوں مثلاً دربان حاجب وغیرہ کو حائل نہ ہونے دے گا۔ چاہئے کہ جماعت کے ساتھ وہ شہر کی جامع مسجد میں پانچوں وقت نماز ادا کیا کرے اور نماز کے اوقات میں سے ہر وقت میں اسکا اعلان کرائے کہ کسی قسم کی کوئی ضرورت یا حاجت

کوئی پیش کرتا ہو تو پیش کرے۔ پھر عشاء کی نماز کے بعد خصوصیت کیساتھ تین چار بار بآواز بلند اس اعلان کا اعادہ کرے۔ اس کام سے فارغ ہونے کے بعد گھر جائے اور چاہئے کہ بیماری کی وجہ سے جتنے دن تک قضاء کے کام سے قاضی معذور رہا ہو۔ تو حساب کر کے اتنے دن کی تنخواہ کٹوا دیا کرے۔

جج کا سوموٹو ایکشن: پھر اس تقریر کا آخری فقرہ یہ تھا جو اعادہ ہو چلا ہے۔ امام یعنی مسلمانوں کا بادشاہ یا امیر اگر مخلوق خدا کے ساتھ کسی غلط رویہ کو اختیار کرے تو اس امام سے قریب ترین قاضی کا فرض ہوگا کہ اس سے باز پرس کرے۔ (حضرت امام ابوحنیفہؒ کی سیاسی زندگی: مولانا مناظر احسن گیلانی۔ بحوالہ موفق جلد۲ صفحہ ۱۰۰) ڈائری: ۷۔تا۱۲ جون ۱۹۵۳ء

فلاسفہ کے نزدیک علم اعلیٰ: فلاسفہ کے نزدیک علم اعلیٰ ایسے علم کو کہا جاتا ہے کہ جس کا تعلق ماوراء طبیعت امور سے ہو۔ جیسے حدوث عالم، ذات باری کی تشبیہ وغیرہ جیسے مسائل جو حواس و مشاہدے سے معلوم نہیں ہو سکتے (العلم والعلماء لابن عبدالبرؒ۔ ص ۵۲) ڈائری: ۱۵۔ جون ۱۹۵۳ء

ابن سینا کا کتب خانہ: ابن سینا کو سلطان بخارا نے اپنے پاس بلا بھیجا تو اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میری کتابوں کی بار برداری کیلئے چار سو اونٹ درکار ہیں۔ (ایضاً ص ۲۲) ڈائری: ۱۶۔ جون ۱۹۵۳ء

کتب خانوں میں نقل و ترجمہ کا انتظام:

ایک دور تھا جب ہر کتب خانہ میں نقل و ترجمہ کا نظام تھا، چنانچہ ایک نسطوری طبیب حنین نے اس قسم کا دفتر بغداد میں ۸۵۰ء میں قائم کر رکھا تھا اور ارسطو، سقراط، جالینوس جیسے مشاہیر وغیرہ یونان کی کتابوں کے تراجم شائع کرتا تھا۔ حضورﷺ کی رحلت کی ایک صدی بھی گزرنے نہ پائی تھی کہ مشاہیر حکماء یونان کی کتابوں کا ترجمہ عربی زبان میں ہو گیا۔

(معرکہ مذہب و سائنس صفحہ ۲۰۔۲۲) ڈائری: ۱۶ر جون ۵۳ء

فلسطین کے بارے میں برطانیہ کا شرمناک کردار: برطانیہ نے بہیمانہ تشدد کا طریقہ اختیار کیا وہ اپنے طاغوتی طاقت اور مادی قوت کے نشے میں چور تھی اس کو اپنے ہلاکت آفرین اسلحہ اور آلات حرب پر اعتماد تھا۔ اس نے سمجھا کہ میں توپوں، ہوائی جہازوں، بموں، ڈائنامیٹ کے بل بوتے پر عرب کو یہودیوں کا غلام بنا دوں گا اور ہمیشہ یہود کی غلامی میں رکھ سکوں گا۔ اسلئے اس نے ایک ایسے مدہوش اور بدمست شرابی کی طرح جس کو بالکل ہوش اور تمیز نہ ہو بے تحاشہ ایک مظلوم اور شریف قوم پر ہر قسم کی بلاؤں اور مصیبتوں کے پہاڑ گرانے شروع کر دیئے۔ اور ایک نہتی اور خوددار اور حساس قوم کو سخت سے سخت عذاب میں ڈال دیا۔۔۔۔ منصوبہ یہ ہے کہ سرمایہ دار یہود اصلی باشندوں کا خون چوس لیں گے اور ان کو بھیڑ بکریوں کی طرح ذلیل سے ذلیل زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیں گے۔ (از خطبہ صدارت آل انڈیا فلسطین کانفرنس دہلی۔ مفتی اعظم محمد کفایت اللہ صدر مجلس استقبالیہ) ڈائری: ۲۵۔۲۶ جون ۱۹۵۳ء

امام یزید بن حبیب تابعیؒ اور سلطان جابر کے سامنے کلمہ حق: ایک دفعہ امام موصوف علیل تھے ابن سہیل

والیٔ مصران کی عیادت کرنے آئے اثنائے کلام میں والی نے پوچھا کہ جس کپڑے پر مچھر کا خون لگا ہو اس سے نماز جائز ہے یا نہیں؟ امام نے غصے سے منہ پھیر لیا اور جواب نہیں دیا۔ جب امیر وہاں سے روانہ ہوئے تو امام صاحب نے اسے نظر بھر کر دیکھا اور کہا کہ تو روزانہ خدا کے بندوں کا خون بے دریغ بہاتا ہے اور مجھ سے مچھر کے خون کا فتویٰ پوچھنے چلا ہے۔ (ابن خلکان جلد ۱ صفحہ ۲۱۳) ڈائری : ۳رجولائی ۱۹۵۳ء

علماء کی خود کفالت ضروری: یہ بات ضروری ہے کہ علماء کو احتیاج اور افلاس سے نکالا جائے۔ اور انہیں اس قابل بنادیا جائے کہ وہ اپنی روزی اپنے قوت بازو سے حاصل کرسکیں۔ تاکہ ان میں فارغ البالی' خودداری' آزادی رائے پیدا ہو۔ اور چہ خورد بام داد فرزندم سے فی الجملہ آزاد ہوجائیں۔ (خطبہ صدارت اجلاس آل انڈیا مسلم ایجوکیشن کانفرنس علی گڑھ۔ مولانا حسین احمد مدنیؒ) ڈائری: ۴رجولائی ۱۹۵۳ء

قرآن کریم کی معجز نمائی اور غیروں کا اعتراف: سر ولیم میور لائف آف محمد میں لکھتا ہے کہ ''جہاں تک ہماری معلومات ہیں دنیا بھر میں ایک بھی ایسی کتاب نہیں جو اس قرآن مجید کی طرح بارہا صدیوں تک ہر قسم کی تحریف سے پاک رہی ہو۔'' ___ ڈاکٹر مارلیس کہتا ہے کہ ''قرآن نے دنیا میں وہ اثر ڈالا جس سے (زیادہ) بہتر ممکن نہ تھا'' جارج سیل کہتا ہے کہ ''قرآن جیسی معجز کتاب انسانی قلم نہیں لکھ سکتا ہے۔ یہ مستقل معجزہ ہے جو مردوں کو زندہ کرنے کے معجزے سے بلند تر ہے۔'' ___ ڈاکٹر موریس فرانسیسی مصنف لکھتا ہے: ''جہاں تک ہماری معلومات ہیں قرآن دینی تعلیم کی خوبیوں کے لحاظ سے تمام دنیا کی مذہبی کتابوں سے افضل بلکہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ قدرت کی ازلی عنایت نے جو کتابیں دیں ان سب میں قرآن بہترین کتاب ہے۔'' ___ ڈاکٹر اسٹیسن گاس اپنی ڈکشنری میں لکھتا ہے'' کہ قرآن کی ہمہ گیر صداقت میں خاص خوبی مضمر ہے'' ___ ڈاکٹر کینن آئزک ٹیلر اکلیسائی ۱۸۷۷ء میں تقریر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ''اسلام کی بنیاد قرآن پر ہے جو تہذیب و تمدن کا علمبردار ہے۔ ___ محمد کی تعلیم و ارشاد (قرآن) کی قدر و قیمت و عظمت و فضیلت کو اگر ہم تسلیم نہ کریں تو ہم فی الحقیقت عقل و دانش سے بیگانہ ہیں۔ (منقول از خطبہ صدارت حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ۔ اجلاس پنجاہ سالہ۔ آل انڈیا ایجوکیشنل علیگڑھ' ص ۱۲-۱۳) ڈائری: ۶رجولائی تا ۸ جولائی ۱۹۵۳ء

بے ترتیب بکھری لمبی چوڑی داڑھی والے شخص کو فاروق اعظمؓ کی ڈانٹ: حضرت عمرؓ کے سامنے ایک بڑی لمبی چوڑی بکھری داڑھی والے آئے تو آپؓ نے فرمایا کہ تم میں سے بعض لوگ میرے سامنے ایسی شکل میں آتے ہیں گویا کہ وہ درندوں میں سے کوئی درندہ ہو' پھر آپ نے قینچی منگوا کر اسکے بال وغیرہ درست کیے (عینی شرح بخاری۔) ڈائری: ۹رجولائی ۵۳ء

مولانا ابوالکلام آزادؒ: لڑکپن میں مولانا آزادؒ کے بارے میں مولانا سمیع الحق کے تاثرات واحساسات ڈائری کے اوراق میں جگہ بہ جگہ بکھرے ہیں جس سے مولانا آزادؒ کے ساتھ ان کی والہانہ شیفتگی معلوم ہوتی ہے اس کے کچھ نمونے یہ ہیں: مولانا کا مختصر سوانحی خاکہ تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مولانا کا نام محی الدین احمد ہے۔ والد نے

نام فیروز بخت رکھا تھا۔ اور ابوالکلام کنیت ہے۔ ۱۸۸۸ء میں مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ آپکا آبائی وطن دہلی ہے۔ کلام پاک کا ترجمہ بیان القرآن اس خوبی سے کیا کہ مسلمانوں میں فکر وعمل کی روح پیدا کردی۔ ۱۹۱۲ء میں اخبار ''الہلال'' کے نام سے شائع کیا۔ آجکل سیاسی طور پر کانگرس پارٹی دہلی سے وابستگی ہے اور وزیر تعلیم ہیں۔ ڈائری: ۲۷ر جون ۱۹۵۳ء

تمنا اور جستجو کے بعد الہلال کا مطالعہ اور احساسات: کئی عرصے کے دیرینہ تمناؤں اور آرزوؤں اور پیہم جستجو و تلاش کے بعد حضرت امام الہند آزاد کے الہلال کے چند پرچے عاریتاً دیکھنے کے لئے مل گئے ہیں۔ فالحمدللہ ثم الحمدللہ. رات کو دیر تک الہلال کے پرچے دیکھتا رہا یہ پرچے ۱۹۱۳ء کے پہلے ششماہی کے ہیں۔ جس میں اکثر مضامین مولانا مدظلہ کے قلم کے شہ پارے اور جنگ بلقان وغیرہ کے حالات پر مشتمل ہیں۔ سعادتمند ہیں وہ روحیں جنہوں نے لاکھوں پژمردہ ونیم بسمل روحوں اور دلوں کو جذبۂ اسلام و جہاد وحریت سے سرشار کردیا اور ان میں خدمت دین اور استقلال واستقامت کی روح پھونک دی۔

ے ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

ہمارے لیے تو انہی چیزوں میں درس عبرت ہے کاش سمجھنے والے سمجھ جائیں۔

ے واذا لم تر الہلال فسلّم لاناس راوہ بالابصار (ڈائری ۱۵۔۱۶ فروری ۱۹۵۶ء)

مولانا آزادؒ کی ناسازی طبیعت: بھارتی ریڈیو سے اطلاع ملی کہ مولانا آزادؒ پر فالج کا حملہ ہوا بڑے بڑے ڈاکٹروں نے معائنہ کیا اور اس موقع پر زعماء ہند و جمعیت علمائے ہند نے اُن کی عیادت کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل حضرت مولانا کو تادیر صحیح وسالم رکھے۔ ڈائری ۱۹ فروری ۱۹۵۸ء

مولانا آزادؒ کی تشویشناک حالت: اخبارات کی اطلاع ہے کہ سیدنا امام الہند مولانا آزاد دامت برکاتہم کی حالت تشویشناک ہوگئی ہے فالج کا حملہ شدید تر ہوگیا' دل ڈوب رہا ہے اور بصارت جواب دے گئی بھارتی عوام اور مسلمانوں میں غم واضطراب کی لہر دوڑ گئی۔ اے اللہ امام الہند کو صحت کاملہ دے۔ طلوع آزادی ہند کے اس تابناک ستارے کو تادیر درخشندہ رکھ۔ اے اللہ اس جلیل القدر امام کو تادیر مسلمانوں کی سرپرستی کیلئے زندگی عطا فرما۔ اس اطلاع سے طبیعت کو سخت دھچکا لگا۔ دل بیٹھ رہا ہے سارا دن پریشانی میں گزرا۔ نماز جمعہ کے بعد والد ماجد نے تمام مسلمانوں سے موصوف کی صحت کیلئے دعا کرائی۔ ڈائری ۲۱ فروری ۱۹۵۸ء

مولانا آزادؒ کی وفات پر دلی تاثرات اور حقانیہ میں تعزیتی جلسہ:

موت الامام الجلیلؒ: بارالٰہ کس طرح کہا جائے کہ طلوع صبح سے قبل آسمان ہند کے تابناک تارے، ملت مرحومہ کو جھنجوڑنے والے، کعبۂ علم و مرکز ارادت، رمز آیات سیاست، بانیٔ توقیع ملت، آغاز ملت اور انجام قوم، مدبر اعظم، مفسر جلیل، عجوبہ روزگار، معجزہ اسلام، محدث علامہ، فلیسوف اسلام، نقیب حریت، ادیب سحر طراز، صاحب کمالات و معجزہ و

نادرہ، فخرِ اسلام، سربلندی علماء، امامنا وسیدنا الامام الجلیل والمجاہد النبیل امام الحریت والبطل العظیم امام الہند مولانا ابی الکلام محی الدین احمد آزاد ملت مسلمہ ہندیہ کو یتیم اور ملت اسلامیہ کو حیران و پریشان چھوڑ کر الہ العالمین کے آغوشِ رحمت میں چلے گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔حضرت شیخ مدنیؒ کے بعد مسلمانوں کا آخری سہارا بھی ٹوٹ پڑا۔ہائے اللہ ہائے اللہ امت ہندیہ کے عظیم محسن کو بہترین مقامات عطا کرے۔

ے وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستان وجود ہوتی ہے بندہ مومن کی اذان سے پیدا

دل جذبات سے لبریز اور فکر و دماغ پراگندہ و پریشان شاید ان کے بعد اس گندی اور نااہل دنیا میں ان جیسا پیدا ہو جائے۔ملت کا آسرا جاتا رہا۔اللھم ارض عنہ وارحم علینا۔امام جلیل کے وصال پر دارالعلوم میں قرآن خوانی ہوئی۔تعزیتی اجلاس میں والد ماجد نے رقت انگیز انداز میں ایک گھنٹہ تک امام الہند کے وصال کے بعد پیدا ہونے والا خطرات وفتن کی نشاندہی کی آپ نے امام الہند کو فخر اسلام، فخر علماء اور مذاہب باطلہ کا مجسم رد و جواب اور اس دور کا واحد علامہ جلیل اور سیاسیات شیطانیہ عصر کا بخیے ادھیڑنے والا اور اس دور میں امام رازی کا مثیل قرار دیا اور ان کا وصال قرب قیامت کی علامت بتایا۔

ے ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پر روتی ہے بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اس نااہل بدقسمت نے زندگی کے داؤ و پیچ اور پرخار وادی کی رہنمائی کیلئے حضرت شیخ مدنیؒ اور امام الہندؒ کو منتخب کیا تھا۔

ے مرا دو خضر عناں گیراند از چپ و راست
تاکہ کجروی نہ کنم عزم راہ خطا است

لیکن کاش تہی دستانِ قسمت راچہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را

آج سے اس کتاب الاحزان میں حضرت شیخ مدنیؒ کی ماتم سرائی کیساتھ امام الہندؒ کی مرثیہ گوئی بھی شامل ہو گئی فان للہ ما اخذ و لہ ما اعطیٰ ڈائری ۲۰۔۲۱ فروری ۱۹۵۸ء

تدفینِ آزادؒ : امام الہندؒ ۲۲ فروری سوا تین بجے کے قریب جامع مسجد اور لال قلعہ کے درمیان پریڈ گراؤنڈ میں سپرد خاک کر دیے گئے۔تاریخ آزادی کا عظیم باب بند اور علم و حکمت اور معارف کا تابناک درخشندہ آفتاب زیر خاک ہوا۔اخباری اطلاع کے مطابق ۲۶ ر لاکھ افراد، اعیان حکومت، ارباب اقتدار، علماء و مشائخ عظام، شعراء اور ہر مذہب کے لوگوں نے شرکت کی۔جنازہ مولانا احمد سعید نے پڑھایا۔الجمعیۃ کے صفحات آج تک اس فرزند جلیل کے غم میں سیاہ اور ماتم کناں ہیں۔ ڈائری ۲۷ فروری ۱۹۵۸ء

مرثیہ مولانا آزادؒ:

اب ذکر نہ چھیڑو مستی کا اب نام نہ لو پیمانے کا　　ساقی نہ رہا تو بادہ کشو سب لطف گیا پیمانے کا
یہ کس نے بڑھادی ظلمت غم یہ کس نے بجھادی شمع طرب　　ہر گوشہء بزم عشرت پر ہوتا ہے گمان ویرانے کا
جب وقت نازک لوٹ آیا جب نبض حوادث تیز ہوئی　　اے خضر وطن اے جان وطن یہ وقت نہ تھا مرجانے کا
باوصف جنوں جو درس خرد دیتا رہا دانشمندوں کو　　تھا نام وفا کے ہونٹوں پر آزاد اسی دیوانے کا
ہر لفظ میں جن کے روح شفا ملتی تھی الم کے ماروں کو　　عنوان بنی ہے موت انور افسوس اب اس افسانے کا

ثیہ حضرت امام الہندؒ کے مزار پر پڑھا گیا۔　(علامہ انور صابری الجمیت ۲۷ فروری ۱۹۵۸ء) ڈائری ۲۸ فروری

اقتباسات تقریری وتحریری مولانا آزادؒ:

جزیرۃ العرب سے انگریز کے خروج تک صلح ناممکن:

ہم غاروں میں چرندوں، سمندروں میں مگرمچھوں اور بھٹوں میں سانپوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن جب تک جزیرۃ العرب کے کسی چپہ زمین پر بھی برطانیہ کا اقتدار باقی ہے۔ ہم انگریزوں کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھانے کیلئے تیار نہیں۔ (امام الہند، حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ ۲۱ نومبر ۱۹۲۱ء بمقام لاہور) ڈائری ۱۷ جولائی ۱۹۵۳ء

آزادی پر کوئی سودا نہیں: اسلام کسی حالت میں بھی جائز نہیں رکھتا کہ مسلمان آزادی کھو کر زندگی بسر کر سکے انہیں مرجانا چاہیے یا آزاد رہنا چاہیے تیسری راہ اسلام میں کوئی نہیں۔ (مولانا آزادؒ دسمبر ۱۹۲۲ء) ڈائری: ۲۳ر جولائی ۵۳ء

اسلام اور بزدلی متضاد: اسلام اور بزدلی دو متضاد چیزیں ہیں جو یکجا نہیں ہو سکتیں' یہ ہو نہیں سکتا کہ مسلمان بھی ہو اور بزدل بھی۔

میدان جنگ اور عدالتی ناانصافیاں: تاریخ عالم کی سب سے بڑی ناانصافیاں میدان جنگ کے بعد عدالت کے ایوانوں میں ہوئی ہیں۔ (ڈائری: ۲۴ر جولائی ۵۳ء)

مولانا آزادؒ کی مؤمنانہ للکار: عزیزان ملت! آج میں پھر اس جلسہ میں اعلان کرتا ہوں کہ میں نے سپاہیوں کو برگشتہ کیا ہے میں نے انگریزی فوج کو برگشتہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں نے سینکڑوں سپاہیوں سے یہ کہا ہے کہ انگریزی فوج میں رہنا' نوکری کرنا' بھرتی کرانا حرام ہے۔ آج بھی میری یہ کوشش ہوگی کہ میں ایک ایک سپاہی کے کان تک (یہ بات) پہنچاؤں کہ ایک مسلمان کورٹ مارشل کی گولی کھانا پسند کرے لیکن ایک منٹ کیلئے گوارا نہ کرے کہ یونین جیک کے آگے گردن جھکائے۔ (خطبہ صدارت تقریر مولانا آزاد۔ جلسہ جمیۃ العلماء) ڈائری: ۵ر جولائی ۱۹۵۳ء